الوہیت اور نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں، وہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آپ ﷺ سے بھی زیادہ علم رکھتے ہیں آپؓ باطنی طور پر آپ ﷺ کے معلم تھے۔ اس قسم کی باتیں غالی کافروں اور ملحد لوگوں نے کہیں ہیں۔ (فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ : ۴/ ۴۱۰-۴۱۳) (منہاج السنۃ : ۴/ ۱۳۸-۱۳۹)

سوال ۵ : رفع یدین کیا ہے؟ اور کیا یہ منسوخ تو نہیں ہو گیا؟ سب سے پہلے کس نے کیا؟ اس کے کرنے پر کتنا اجر ملتا ہے؟ السائل : اسد ندیم اسد گجرات

جواب : رفع یدین سنتِ صحیحہ، ثابتہ، متواترہ اور غیر منسوخہ ہے، امام ربیعؒ فرماتے ہیں۔ میں نے امام شافعیؒ سے کہا : رفع یدین کا کیا معنی ہے؟ تو فرمایا : رفع یدین اللہ کی تعظیم اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی اتباع ہے۔ (فتح الباری : ۲/ ۲۱۸) ابن عمرؓ فرماتے ہیں : رفع یدین نماز کی زینت ہے۔ (التمہید لابن عبدالبر : ۹/ ۲۲۵) (الاستذکار : ۲/ ۱۱۲)

محمد بن عبداللہ شبلی حنفی (متوفی : ۷۶۹) جنہیں شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے "فاضل" کا لقب دیا ہے (بذل الماعون فی فضل الطاعون : ۱۳۷) لکھتے ہیں "اول من رفع یدیہ فی الصلاۃ فی کل خفض ورفع ابراھیم"
"سب سے پہلے نماز میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کی" (محاسن الوسائل فی معرفۃ الأوائل : ۱۳۹ از محمد بن عبداللہ شبلی حنفیؒ ط بیروت)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں "انہ یکتب فی کل اشارۃ یشیر ھا الرجل بیدہ فی الصلاۃ بکل اصبع حسنۃ" "نماز میں آدمی جب رفع یدین کرتا ہے تو ہر رفع یدین پر ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے" (یعنی ایک بار رفع یدین کرنے پر دس نیکیاں) (المعجم الکبیر للطبرانی : ۱۷/ ۲۹۷) (التمہید : ۹/ ۲۲۴) امام ہیثمیؒ نے اس کی سند کو "حسن" کہا ہے۔ (مجمع الزوائد : ۲/ ۱۰۳) حافظ ابن حجر نے اس پر (فتح الباری ۲/ ۲۱۸) پر سکوت اختیار کیا ہے۔

دیوبندی اصول کے مطابق بھی یہ روایت صحیح یا حسن ہے۔ جیسا کہ علامہ ظفر احمد تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں : إن سکوت الحافظ فی "الفتح" عن حدیث حجۃ و دلیل علی صحتہ و حسنہ " حافظ ابن حجرؒ کا فتح الباری میں کسی حدیث پر سکوت اختیار کرنا اس کے صحیح یا حسن ہونے کی حجت اور دلیل ہے۔ (قواعد فی علوم الحدیث از تھانوی : ۵۵)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں "یہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے"! (نیل الاوطار : ۲/ ۲۰۰)

اس حدیث کی رو سے ہر اہلحدیث کو روزانہ صرف پانچ فرض نمازوں پر ۴۳۰ نیکیاں ملتی ہیں، اللہ تعالیٰ